بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ اول

انتخابات کے بعد کی صورتحال

کسی قوم اور معاشرے کی اصل قوت اور اس کا بنیادی قومی سرمایہ اس کا اعلیٰ اور ارفع نصب العین اور آپس میں مکمل اتحاد، یکجہتی اور نصب العین پر کامل یقین و اتحاد ہوتا ہے۔ افسوس کہ پاکستانی قوم اس قومی سرمایہ سے یکسر محروم ہے۔ یہ قوم ایسی بدنصیب قوم ہے کہ گذشتہ پانچ چھ عشروں سے انتشار، بدنظمی، بے یقینی اور نااہل اور خود غرض قیادت کے سایہ میں زندگی گذار رہی ہے۔ وہ کس طرح اور کیونکر زندہ ہے؟ یہ بات اپنی جگہ پر تعجب خیز ہے۔ کچھ مشیّتِ ایزدی معلوم ہوتی ہے کہ اس قوم کو ان ناگفتہ حالات میں بھی زندہ رکھا جائے یا پھر اس زمین پر کچھ قدر صلحاء اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول بندے موجود ہیں، جن کے مقدس وجود اور دعاؤں کی وجہ سے ہم اب تک آخری مرحلہ تک نہیں پہنچے ہیں۔ بہرحال! ایک خوش بختی اس قوم میں ضرور موجود ہے کہ اس قوم کے ہر طبقہ میں ایک "صالح عنصر" پایا جاتا ہے جو اپنے فرض کو پہچان کر اس کو پورا کرنے میں مصروف ہے۔ یہ صالح عنصر ہر وقت، ہر دور میں اور اس وقت بھی انتباہ اور انذار کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ سنتُ اللہ یہی ہے کہ جب تک ایسا گروہ کسی قوم میں موجود رہے گا، وہ قوم آخری تباہی تک نہیں پہنچے گی، بلکہ ان کو مواقع اور رعایتیں ملتی رہیں گی۔

مذہبی حلقوں میں کچھ لوگ تعلیم، تربیت، تزکیہ اور دعوت الی اللہ میں مصروف ہیں۔ دانشور، اہلِ فکر اور ابلاغ عامہ کے سرکردہ کچھ لوگ مسلسل سیدھی راہ دکھانے کے لیے قلم کو استعمال کر رہے ہیں۔ اہلِ دولت اور اہلِ خیر کا ایک گروہ رفاہی خدمات اور جہادی کاموں میں اپنی دولت صرف کر رہا ہے اور عملی طرح جہاد میں حصہ لے رہا ہے۔ یہ اور ایسی ہی کچھ قابلِ قدر نیکیاں ہیں جو پاکستانی معاشرے کو آخری حد تک ڈانوا ڈول کرنے سے بچا رہی ہیں۔ مگر بایں ہمہ مجموعی طور پر یہ قوم ایسی حرکات و سکنات میں اور ایسے افعال شنیع میں شب و روز مشغول ہے کہ وہ بار بار عذاب الٰہی کو دعوت دے رہی ہے۔ خاص طور پر اس قوم کا مراعات یافتہ طبقہ اور اجتماعی امور کی قیادت و سیادت کرنے والے سیاستدان اور حکمران گروہ کے اکثر افراد اور نااہل مفاد پرست بیورو کریسی کے نالائق لوگ، یہ ایسے گندے ٹوکرے ہیں کہ ان کے وجود نامسعود سے پورا معاشرہ متعفن اور بدبودار بن چکا ہے۔ سیاستدانوں کی نالائقی بلکہ عیاری اور مکاری کو تو قوم ایک عرصہ سے دیکھ رہی ہے اور بھگت رہی ہے، ابھی حالیہ ان چند مہینوں میں ان لوگوں نے پھر اقتدار کے حصول کے لیے جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے، اس کو کم سے کم الفاظ میں منافقانہ کردار ہی کہا جاسکتا ہے۔

حالیہ انتخابات میں یہ منافقانہ کردار عروج پر ہے۔ پارلیمنٹ میں چند سیٹوں کے حصول کے لیے پارٹیوں میں جو دھینگا مشتی ہو رہی ہے، وعدہ شکنی، اصولوں سے انحراف، قول و فعل کا تضاد، الزام تراشی، مکر و فریب کے نت نئے حربے، اسلام اور عوام کے نام پر بڑے بڑے دعوے اور نا معلوم کیا کیا طوفان بدتمیزی، یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے وہ قوم کو تصادم، تشدد اور انارکی کی طرف لے جائے گا اور انتخابات کے بعد جو نقشہ سامنے آئے گا، اس میں سوائے ریشہ دوانی اور محلاتی سازشوں کے اور کوئی شکل دیکھنے میں نہیں آئے گی۔ آنے والی سیاسی صورتحال بد سے بدتر ہوتی جائے گی۔ یہ سب کچھ ثمرہ ہے اس بات کا کہ یہ قوم اپنے اعلیٰ اور ارفع نصب العین پر یقین رکھنے اور اس پر گامزن ہونے سے فرار اختیار کر رہی ہے۔ اس کا مجموعی عملی کردار خالص منافقانہ ہے۔ عالمی کفر اور اس کا سربراہ اس خطہ میں اور خاص طور پر امت مسلمہ کی ریاستوں اور ملکوں میں جو صورتحال پیدا کرنا چاہتا ہے یا جو سیاسی نقشہ بنانے کا خواہاں ہے، اس کے مطابق افغانستان کو ملیامیٹ کرنے کے بعد عراق، ایران، پاکستان اور سعودی عرب اور دوسری مسلم

[illegible] ایک کے بعد دوسری کی باری ہے۔ مسلم ملکوں میں وہ اپنے کرایہ کے ایجنٹوں کے ذریعہ افرا تفری اور انتشار پیدا کرنے میں لگا ہوا ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب اس وقت خاص طور پر ٹارگیٹ ہیں۔

ان حالات میں اہلِ اسلام کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ان کو وہ خود متعین کریں اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ان میں سب سے پہلی ترجیح امت میں اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنا، ان کو ایک نصب العین پر جمع کرنا، جہاد کا جذبہ بیدار کرنا اور اخلاقی اقدار کو مستحکم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو لوگ جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی غیب سے نصرت فرماتے ہیں اور یہ نصرت الٰہی اہلِ ایمان کے لئے عنقریب ظاہر ہوگی۔ اندھیرا جب آخری حد تک پہنچتا ہے تو سحر کے آنے کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ الیس الصبح بقریب.

معاشرے کی تعمیر

آج کے دور میں جو بھی استحصال، لوٹ مار، بے انصافی، بدعنوانی اور انسانیت کی تحقیر و تذلیل کی صورتیں پیدا ہوچکی ہیں، ان کے خلاف انقلابی انداز میں عوام کو برسرِ پیکار کیا جائے اور اشرافیہ طبقہ کو منہدم کیا جائے۔ اس کے بعد ہی حریّت، مساوات اور عدل پر مبنی معاشرہ کا قیام ممکن ہے۔ قانونِ قدرت ہے اور عالمی حقیقت بھی کہ جب تک تخریب کی صورتوں کو مسمار نہ کیا جائے، ارفع اصولوں پر معاشرے کی تعمیر ناممکن ہے۔